



نسل نو میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب و اثرات: نقد و تجزیہ

CAUSES AND EFFECTS OF ATHEISM GROWING IN THE NEW GENERATION: CRITICISM AND ANALYSIS

1. Muhammad Shahbaz Manj

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sargodha.

Email: drshahbazuos@hotmail.com

ORCID ID:

<https://orcid.org/0000-0002-4641-3666>

2. Muhammad Shahbaz

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sargodha.

Email: Shahbazphd.2018@yahoo.com

ORCID ID:

<https://orcid.org/0000-0002-2719-1738>

To cite this article:

Manj, Muhammad Shahbaz, and Muhammad Shahbaz. "A The URDU-CAUSES AND EFFECTS OF ATHEISM GROWING IN THE NEW GENERATION: CRITICISM AND ANALYSIS." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 7, No. 1 (June 30, 2021).

To link to this article: <https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8>

Journal

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 | January -June 2021 | P. 146-156
Research Gateway Society

Publisher

DOI:

[10.29370/siarj/issue12urduar8](https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8)

URL:

<https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar8>

License:

Copyright c 2017 NC-SA 4.0

Journal homepage

www.siarj.com

Published online:

30-062021-



نسل نو میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب و اثرات: نقد و تجزیہ

CAUSES AND EFFECTS OF ATHEISM GROWING IN THE NEW GENERATION: CRITICISM AND ANALYSIS

Muhammad Shahbaz Manj, Muhammad Shahbaz

ABSTRACT:

Atheism is an important term used in Islamic texts to refer to those who do not believe in God. The reason for using it in the sense of deviation is that the word is derived from the Arabic word lahad which is used for the crack in the grave which separates or deviates from the middle. In Islamic terminology, the word atheist refers to those who deny the existence of God altogether - those who practice atheism are also called atheists, atheists, materialists, or atheists. The number of atheists is one billion atheists and agnostics worldwide, according to sociologist Ariela Keysar's numerous international studies on atheism and a review by Juhem Navarro Rivera. And it makes up 7% of the world's population. China has the largest number of atheists in the world at 400 million. According to atheists, "the world was not created by any god, but came into being by itself, or it already existed and will continue to exist in various forms over time."

KEYWORDS : Atheism, perversion or deviation, atheism, atheism, materialism, irreligion.

کلیدی الفاظ: الحاد، کج روی، انحراف، الحاد، الحاد، مادیت، بے دینی۔

الحاد کا لغوی معنی انحراف یا راستے سے ہٹ جانا ہے۔¹ انگریزی میں الحاد کو atheism کہا جاتا ہے² جس کا مفہوم لا دینیت یا لامذہبیت ہے۔³ اسلامی اصطلاح میں ملحد فی الدین سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا کے وجود کی کلی طور پر نفی کرتے ہوں۔⁴ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں ((وکل من عدل عن الحق فهو ملحد، وکل من کذب علی اللہ تعالیٰ او علی رسولہ فهو ملحد، وکل من فسر القرآن برایہ فهو ملحد، وکل من لم یر بتاویل الاحادیث المتعارضة فهو ملحد، وکل من لا یرئ بالنسخ فی الكتاب او السنة فهو ملحد))⁵ اور ہر وہ شخص جو حق سے منحرف ہو گیا، وہ ملحد ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ پر یا اس کے رسول پر جھوٹ بولا وہ ملحد ہے، اور جس نے قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ ملحد ہے۔ ہر وہ شخص جو متعارضہ احادیث کی تطبیق کا قائل نہیں، وہ ملحد ہے اور کتاب و سنت میں نسخ کا قائل نہیں، وہ ملحد ہے "الغرض الحاد سے مراد اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات کا انکار یا تاویل کرنا اور وجود الہی کا انکار کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہوئے اپنی مرضی سے زندگی گزارنا ہے۔ الحادی نظریات کے حامل افراد کو ملحد، دہریہ، مادیت پرست، یا atheists کہا جاتا ہے۔⁶ juhem Navarro rivera کے جائزے کے مطابق اس وقت تقریباً ایک ارب ملحد اور agnostics دنیا بھر میں ہیں۔ اور یہ کل دنیا کی آبادی کا سات فیصد حصہ بنتا ہے۔⁷ دنیا میں سب سے زیادہ ملحد چین میں ہیں جن کی تعداد 40 کروڑ ہے۔ ملحدین 17 مارچ کو الحاد یاد ہریت کا عالمی دن مناتے ہیں، جس کی شروعات 17 مارچ 2013ء کو ہوئی ہے

¹ Molvi, Feroz-ul-din , Feroz –ul-lughat, (Lahore: feroz sananz, 2010) P-115.

² Webster Comprehensive Dictionary (Chicago: Ferguson Publishing Company, 2000), 91.

³ Molvi, Feroz-ul-din , Feroz –ul-lughat, P-115.

⁴ Muhammad Ahmad, Taruf Tahzeeb Maghrib aor Falsfa Jadeed (Faisalabad: Alarfi Publisherz, 2014) P-114.

⁵ Al-suti, Jalal-ul-din, Al-Itqan Fi Uloom-ul-Quran (Berut: Muasisah Al-risalh, 2009) P-324.

⁶ Mubashir Nazir, Ilhad-e-Jadeed k Maghrabi aur Muslim Muashrun pr Asrat (Karachi: Jamia Karachi, dar-ul-Tahqeeq, Ilm-o-Danish, 2014) P-9.

⁷ Mubashir Nazir, Ilhad-e-Jadeed k Maghrabi aur Muslim Muashrun pr Asrat P-9.

ملحدین کے نظریات کے مطابق "دنیا کسی خدا نے نہیں بنائی بلکہ خود بخود معرض وجود میں آئی ہے یا پھر پہلے سے ہی موجود تھی اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف اشکال میں موجود رہے گی۔⁹ جبکہ دین اسلام کے مطابق دنیا اور اس میں پائی جانے والی سب چیزوں کا خالق و مالک اور منتظم اللہ تعالیٰ ہے، نیز مسلمانوں کے نزدیک علم کا ماخذ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جبکہ ملحد کے نزدیک علم مشاہدات و تجربات سے حاصل ہوتا ہے۔¹⁰ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک جو چیز مشاہدہ میں نہیں آتی وہ دراصل موجود ہی نہیں۔ اسی اصول پر انہوں نے وجود الہی، وحی، عذابِ قبر، جنت و جہنم، ملائکہ اور شیاطین کے وجود کا انکار کر دیا ہے۔¹¹ ان کے دیگر مشہور نظریات میں یہ بھی ہے کہ انسان خود اپنا خالق، حاکم اور رہنما ہے۔ اسی طرح انسانوں کے پاس صرف بس یہی دنیا کی زندگی ہے۔ لہذا اسی زندگی کو پر عیش، پر کیف اور جنت نظیر بنا نے کے لئے کاوش ہونی چاہئے۔ اور ان کے خیال کے مطابق ہر شخص کو اپنی مرضی کے ساتھ زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہے۔ واضح رہے کہ ملحدین صرف ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں جو عقلی یا سائنسی اعتبار سے پایا ثبوت کو پہنچتی ہوں اور جو مشاہدات و تجربات سے بالاتر ہوں ان کو وہ تسلیم نہیں کرتے۔¹² اب ذیل میں الحاد کے بڑھتے ہوئے رجحانات و اثرات کو اجمالاً درج کیا جا رہا ہے:

1- نسل نو کی ذہنی ناپختگی: معاشرے میں الحاد کے تیزی سے بڑھنے کی ایک اہم وجہ ذہنی ناپختگی ہے یہ ایک ایسی عمر ہوتی ہے جس میں بچوں کے قلوب و اذہان پر منقش کیا گیا علم تادم آخر قائم و دائم رہتا ہے، اس عمر میں ان کے لئے سوچ و بچار سے زیادہ ہر بات کو باسانی قبول کرنے کا ملکہ بہ نسبت انکار کے زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کم سن لڑکوں کو انتہا پسندی کی طرف لے جانا بہ نسبت بڑی عمر کے لوگوں کے آسان ہوتا ہے، اسی لئے ملحد اور بے دین لوگ کم عمر لڑکوں کو مختلف جھانسنے دیکر اپنے جال میں جلدی پھنسا لیتے ہیں۔ جس کی دلیل امریکہ و یورپ میں ملحدین کی کثیر تعداد 14

⁸ M Riffat, Astifan Haaking k Nazriyat ka Tanqeedi Jaizah (India: Tahqeeqat Islamiya Ali Ghar,2018) 4:33.

⁹ M Riffat, Astifan Haaking k Nazriyat ka Tanqeedi Jaizah ,4:17.

¹⁰ Syed Jalal-ul-din Umari, Inkar-e-Khuda k nataij (India: Tahqeeqat Islamiya Ali Ghar,1984) P-5

¹¹ Syed Jalal-ul-din Umari, Inkar-e-Khuda k nataij, P-5.

¹² <https://ur.wikipedia.org>.

سے 17 سال کی عمر کے لڑکوں پر مشتمل ہے۔¹³

2- مغربی مصنفین کی کتب کے مطالعہ کے اثرات: آج کے دور میں بہت سے مسلمان گھرانوں کے بچے ایسے ہیں کہ جنہوں نے دیار مغرب میں پرورش پائی، اپنی تعلیم و تربیت بھی وہاں سے ہی حاصل کی۔ یہ لوگ فلسفہ اور سائنسی علوم پر مشتمل درسی لٹریچر وہاں پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر غیر مسلم مصنفین کا ہوتا ہے۔ اگر ان غیر مسلم مصنفین کے لٹریچر کا بغور جائزہ لیا جائے، اور ان کے پس پشت فلسفہ کو سمجھا جائے تو آسانی اس بات کو سمجھا جاسکتا ہے کہ ان کا تعلیمات اسلام کے ساتھ کوئی گہرا تعلق نہیں ہے، جس کے سبب بعض اوقات ان کتب کا مطالعہ نسل نو کو گمراہی اور الحاد کی طرف لے جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ نظریاتی سائنس کو ہمارے نصاب کا حصہ بنایا گیا اور درحقیقت اس کی آڑ میں الحاد کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ الحاد علم کلام سے آیا ہے جبکہ دین کی حفاظت علم نبوت سے ہوئی ہے، اسی لئے امام شافعیؒ م 204ھ نے فرمایا ہے: ((حکمی فی اهل الکلام ان بضربوا بالجرید ویطاف بهم فی العشائر والقبائل، حد اجزاء من ترک الکتاب والسنة واخذ فی الکلام))¹⁴ "علم کلام سیکھنے والوں کے متعلق میرا فیصلہ تو یہ ہے کہ انہیں چھڑی سے پینا جائے، اونٹ پر بیٹھا کر مختلف قبائل اور خاندانوں کا چکر لگوا دیا جائے اور آواز لگا کر بتایا جائے کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو کتاب و سنت کو چھوڑ کر علم الکلام حاصل کرتا ہے۔"

3- دینی علوم میں عدم دلچسپی: مسلمانوں کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ عصری علوم کے ساتھ مذہبی علوم کا علم بھی ضرور حاصل کریں۔ کیونکہ علم وحی نور الہی ہے اس کے بغیر انسان زندگی تاریک ہے۔ ہمارے مسلم معاشرے میں والدین اپنی اولادوں کو عصری علوم سے بہرہ ور کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں مگر مذہبی علم کے لئے کبھی سوچا تک نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مسلم معاشرے میں بھی مذہبی علوم کی تحصیل کو صرف اور صرف مساجد اور مدارس اسلامیہ تک محدود کر دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عصری علوم میں باوجود ترقی اور کمال کے مسلم امہ کی ایک کثیر تعداد الحاد کی دلدل میں پھنس چکی ہے اور ان کو عصری علوم و فنون کی مہارت تامہ اس سیلابی ریلے سے نہ بچا سکی۔ لہذا ہر کلمہ گو مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مقصد حیات کو سمجھ کر شعوری زندگی بسر کریں اور علوم عصریہ کے ساتھ دینی علوم کی تحصیل کو اپنے اوپر لازم کریں تاکہ معاشرے ہر روز نئے نئے چیلنجز والے فتنوں کا مقابلہ اور

¹³ Mubashir Nazir, Ilhad-Jadeed k Maghrabi aur Muslim Muashrun pr AsratP-9.

¹⁴ Al-Shafee, Muhammad Bin Idrees, Al-rsalh (Karachi: Quran Mahal, 2015) P-27.

ان کا ادراک کتاب و سنت کی روشنی میں کر سکیں، اور اپنے ایمان و دین کی سلامتی کا حصول یقینی بنائیں۔

4- پاکستانی نظام تعلیم پر مغربی افکار و نظریات کے اثرات: نصاب تعلیم کے حوالے سے دیکھا جائے تو قیام پاکستان کے فوری بعد لارڈ میکالے کے لائے گئے اس نظام تعلیم کو ہی پاکستان کا نظام تعلیم بنا دیا گیا جس کے بارے میں اس نظام کے بانی لارڈ میکالے نے خود کہا تھا کہ اس نظام تعلیم سے ہم ایسے افراد تیار کریں گے جو ہمارا تیار کردہ تعلیمی نظام نافذ کریں گے۔¹⁵ بد قسمتی سے پاکستان میں بھی وہی نظام تعلیم نافذ العمل رہا اور اسکے ساتھ ساتھ برطانوی دور کے چھوٹے ہوئے مشنری اسکولز جوں کے توں قائم رہے جن میں عیسائی تربیت یافتہ اساتذہ پڑھاتے تھے۔ مزید برآں ہماری اس سائیگی نے کہ انگلش زبان ہی ترقی کا زینہ ہے ہم نے امریکن سکول سسٹم اور برطانوی سکول سسٹم اپنے ہاں برآمد کیے۔ ان سسٹمز کے تحت چلنے والے سکولز میں نصاب مکمل طور پر غیر اسلامی ہے جس میں اردو اور اسلامیات کی کتب کو شامل تو کیا گیا لیکن ان میں ایسے اسباق شامل کیے گئے جو بجائے بچے کے نظریات مضبوط کرے بلکہ اس میں تشکیک پیدا کرتے ہیں۔ سکولز میں تو یہاں تک ہے لیکن یونیورسٹی لیول پہ آزادی اظہار رائے کے نام پہ کورس آؤٹ لائن کے نام پہ عجیب گل کھلائے جاتے ہیں جہاں ایسی اسائنمنٹس اور پروجیکٹس شامل کیے جاتے ہیں جو الحاد کا پہلا قدم ہوتا ہے جو کہ تشکیک ہے۔ یہ نصاب عموماً غیر ملکی این جی اوز، پاکستان میں کام کرنے والے آزادی اظہار رائے کے ادارے مل کر بناتے ہیں۔

5- نسل نو پر سوشل میڈیا کے اثرات: سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں میں ایک گھناؤنی سازش اور منظم طریقے سے پھیلا جا رہا ہے ایک مخصوص تناظر میں مذہب کی تاریخی تشریح و تعبیر کو رد کر کے مذہب کی انفرادی تعبیرات اختیار کرنے کا پلیٹ فارم مہیا کرنا۔ یہ مذہب کو اجتماعی زندگی سے بے دخل کر کے ذاتی زندگی تک محدود کرنے کا مذہبی جواز ہوتا ہے۔ ان مسلمان نوجوانوں کو شکار کرنا جو اپنے مذہب کو یا تو بالکل نہیں جانتے یا وہ دین کی سطحی معلومات رکھتے ہیں اور وہ جدیدیت اور مادیت سے مرعوب ہیں۔ صرف اعتراضات کرنا اور شبہات وارد کرنا اس کے لیے سوشل میڈیا کا خوب استعمال کرنا اور جب وہ کہیں لاجواب ہونے لگتے ہیں تو اس وقت یہ تاثر دینا کہ ہم تحقیق

¹⁵ <http://www.darululoom-deoband.com/urdu/articles>

کر رہے ہیں۔ علمائے کرام سے لوگوں کو متنفر کرنا، ان منفی امور کو اچھالنا جن میں کوئی داڑھی والا ملوث ہو یا کسی مدرسے کے متعلق کوئی خبر ہو، بغیر تحقیق اور تفتیش کے منفی پروپیگنڈا کرنا اور یہ رائے قائم کرنا کہ سارے مولوی اور مدارس ہی ایسے ہوتے ہیں۔ ایسے پیچیز اور گروپس کا رخ کرنا جن کے فالورز لاکھوں میں ہوتے ہیں، یا ایسے عنوانات سے پیچیز بنانا جن کو زیادہ لوگ لائک کریں۔ جیسے حقیقی اسلام، روشنی، فکر و نظر، پاک وطن، دعوت اسلام وغیرہ ابتدائی طور پر اچھی چیزیں شہیر کرتے ہیں جب فالورز کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے تو ملک، فوج، مذہب اور دین دار طبقے پر تنقید اور عامۃ الناس کا ذہن خراب کرتے اور ان کے ذہنوں میں تشکیک اور تخریب کے کانٹے پیوست کرتے ہیں۔ درج بالا تفصیل عصر حاضر کے "تعلیم یافتہ" معاشرے میں فتنہ الحاد کے خطرے کی غماز ہے حالانکہ الحاد کسی دور میں بھی ایک نظریے کی صورت میں سامنے نہیں آیا کیونکہ یہ فطرت سے متصادم ہے، کوئی عقلمند کبھی اس گھٹیا فکر کو قبول نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ بدیہی امور میں سے ہے جس کا انکار کسی فرد نے اگر کیا بھی ہے تو مکارہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ((وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ))¹⁶ "انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرواز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔" امام ابن قیم فرماتے ہیں۔ ((سمعت شیخ الإسلام تقي الدين ابن تيمية يقول: كيف يطلب الدليل على من هو دليل على كل شيء؟ وكان كثيراً ما يتمثل بهذا البيت: وليس يصح في الأذهان شيء إذا احتاج النهار إلى دليل ومعلوم أن وجود الرب تعالى أظهر للعقول والفطر من وجود النهار، ومن لم ير ذلك في عقله وفطرته فليتهممها))¹⁷ "میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا کہ اس ذات سے وجود کی دلیل کیسے طلب کی جاسکتی ہے جو خود ہر چیز پر دلیل ہے۔ شیخ الاسلام اکثر اس شعر کو ذکر کیا کرتے تھے۔ اس وقت ذہنوں میں کچھ بھی درست نہیں، جب دن سے بھی اس کے وجود پر دلیل مانگی جائے! بلاشبہ یہ معلوم ہے کہ رب تعالیٰ کا وجود عقل اور فطرت کے لئے دن کے وجود سے بھی زیادہ ظاہر ہے، جس کو یہ سب سے بڑی حقیقت نظر نہیں آتی وہ اپنی عقل اور فطرت پر ماتم کرے۔ غرض یہ کہ ہر انسان کے اندر ایک چھین اور ایسی لگن ہے جو اسے اپنے خالق کی تلاش پر مجبور کرتی ہے اور

¹⁶ Al-Quran, Al-Naml, 27:14.

¹⁷ Ibn-e-Qayyim , M bin Abu Bakar, Mdarij-ul-Salikeen (Bairut: Dar-ul-Kutub Al-arbi, 1423) P-160.

اسے پانے کے لئے مذاہب میں راستے الگ الگ ضرور ہوتے ہیں لیکن اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

6- غیر مسلم ممالک میں حصول تعلیم: اہل اسلام کی تاریخ بتلاتی ہے کہ مغربی دنیا کے اندر اہل اسلام کے علوم و فنون کا طوطی بولتا تھا اور دنیا بھر سے تعلیم حاصل کرنے کے پوری دنیا کے طلباء اسلامی درس گاہوں کا رخ کرتے تھے۔ اور عصر حاضر میں امریکی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اب امریکی یونیورسٹیوں کا شمار دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ہونے لگا ہے۔ امریکیوں نے طبیعیات، طب اور کیمسٹری میں آدھے اور اقتصادیات کے تقریباً تین چوتھائی نوبیل انعام حاصل کیے ہیں۔ ان نوبیل انعام یافتہ امریکیوں میں سے کم و بیش ایک تہائی امریکی یونیورسٹیوں سے وابستہ تارکین وطن ہیں۔ آزادانہ طور پر پڑھنے، سیکھنے، تعاون کرنے اور شائع کرنے کی استعدادیں عظیم ذہنوں کو جدت طرازی کے قابل بنایا ہے۔ امریکی یونیورسٹیوں میں بیرونی ممالک کے محققین اور طلباء کا امریکہ ہمیشہ خیر مقدم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں امریکی حکومت اور نجی ادارے تبادلے کے بہت سے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خیالات اور بصیرت کے آزاد مکالمے سے مسلم امہ کی کثیر تعداد الحاد کی بھیینٹ چڑ رہی ہے۔

7- پاکستانی تعلیمی اداروں پر این جی او کا اثر و رسوخ: ہمارے معاشرے میں بچے ذرا سا ہوش سنبھالتے ہی سکولوں میں داخل کر دیئے جاتے ہیں اور والدین سے بھی زیادہ اثر و رسوخ اپنے اسکولز کے ٹیچرز اور ارد گرد کے بچوں کا لیتے ہیں اور یہیں سے بچوں کی وہ ذہنی نشوونما ہوتی ہے جس سے انکے رجحانات کا تعین ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ((کل مولود یولد علی الفطرة فان ابواه یهودانہ او یمنصرانہ او یمجسانہ))¹⁸ "ہر بچہ ملت پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔" پاکستان میں حالیہ کچھ عرصے سے ایہنوں اور اغیار کا خاص نشانہ ہمارا نظام تعلیم ہے کیونکہ یہی وہ نسل نو ہے جو کل کلاں اس ملک کی بھاگ دوڑ سنبھالیں گے اور کیونکہ زمانہ طالب علمی وہ دور ہوتا ہے جس میں اذہان ہر نئی چیز کو قبول کرتے ہیں اور اگر مناسب وقت پہ رہنمائی ناکہ جائے تو یہ نئے خیالات اور نظریات ذہن کے مستقل مکین ہو جاتے ہیں اور اس نوخیز دماغ کو کسی ناکسی فتنے کی آماجگاہ بنا دیتے ہیں۔ گزرے چند برسوں میں جدید تعلیمی اداروں اور وہاں پڑھنے والے طلباء کے لیے جو نیا فتنہ بھرپور طریقے سے آیا ہے وہ سیکولر ازم اور لبرل ازم ہے جس کی انتہا الحاد ہے لیکن یہ فتنہ ہمارے در تک اچانک تو آیا نہیں کہ

¹⁸ Al-Tirmzi, Muhammad bin Ieesa, Al-Sunan, (Al-Riyaz: Dar-ul-salam, 1998)
No:2138.

جس کے آنے کا معلوم ہو جانا بلکہ اسکے پیچھے برسوں کی وہ پلاننگ موجود ہے جس کی وجہ سے یہ فتنہ اب زور آور ہو چکا ہے، اس پلاننگ میں نصاب پر اثر انداز ہونا، معلمین کی ایسی کھیپ جو ان مقاصد کے لئے فائدہ مند ہو، پھر تعلیمی اداروں کا ماحول ایسا بنادیا جانا کہ مذہب پہ عمل کرنا مشکل تر اور لہو و لعب کی محافل آسمان تر لگیں اور ایک اور حربہ جو استعمال کیا گیا وہ این جی اوز کا تعلیمی اداروں میں بڑھتا ہوا رسوخ ہے۔

8- بچوں کی اسلامی تعلیم و تربیت کا فقدان: حقیقت یہ ہے کہ بچے کی تربیت کی سب سے بڑی ذمہ داری والدین کی ہے، بچہ ایک اہم ذمہ داری ہے، بچے کے لئے سب سے پہلی درس گاہ ماں کی گود ہے، بچہ ماں کی آغوش میں تربیت پا کر اعلیٰ کردار و اخلاق کی معراج بھی پاتا ہے اور اسی آغوش کی بے توجہی ظلمت، جھل اور غفلت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ قرآن کریم نے پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات کو تربیت کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا ہے: "تمہارے لئے رسول کی زندگی بہترین نمونہ عمل ہے۔" ¹⁹ دنیا کی بنیاد انسان کی تربیت اور تہذیب پر منحصر ہے، تربیت کی اہمیت سے غافل اقوام علم سے فائدہ حاصل نہیں کر پاتی ہیں بلکہ ماہرین اور علم اخلاق کے متخصص تربیت کے بغیر صرف علم کو "مضّر" قرار دیتے ہیں، کیونکہ تہذیب و تربیت اور تزکیہ، تعلیم سے پہلے ہے، یعنی تعلیم دینے کے پیچھے کوئی نہ کوئی نیک مقصد پوشیدہ ہونا چاہئے۔ ان اصولوں پر کار بند رہ کر ہی آج کے ان بچوں سے کل کے دیندار دانشور تیار ہو سکتے ہیں، کیونکہ تربیت انبیاء کا مقصد ہے اور اسی جانب قرآن کریم نے اشارہ کیا "اس خدا نے مکے والوں میں ایک رسول بھیجا ہے، جو انہی میں سے تھا، تاکہ ان کے سامنے آیات کی تلاوت کرے، ان کے نفوس کو پاکیزہ بنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے، اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے بڑی کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے" ²⁰ اور قرآن نے بار بار علم کی اہمیت کی جانب اشارہ کیا ہے، لیکن تقویٰ کے ساتھ علم حاصل کرنے کی زیادہ تاکید کی، کیونکہ علم اور تقویٰ مل کر ہی انسان کی قدر و قیمت بڑھاتے ہیں اور اسلام کا معیار ہی یہی ہے۔ افسوس کرنا چاہئے ان والدین اور اساتذہ کو جو تارکی اور بغض سے بھرپور نسل معاشرے کے حوالے کرتے ہیں، کیونکہ کم ظرف دل اور فاسد دماغ میں علم کا وجود جہالت سے بھی زیادہ نقصان دیتا ہے۔

9- بے عمل والدین کے بچوں پر اثرات: اسلام کی تعلیمات آفاقی ہیں۔ وہ ہر رنگ و نسل کے انسان کے لیے اپنے اندر

¹⁹ Al-Quran, Al-Ahzab, 33:21.

²⁰ Al-Quran, Al-Jumah, 62:02.

یکساں کشش رکھتی ہیں۔ اسلام کی ہدایات انہی لوگوں کے لیے ہیں جو انہیں سیکھنے اور اپنانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اسلام میں بے عمل شخص کا کوئی مقام نہیں ہے۔ کامیابی انہی لوگوں کا مقدر بنتی ہے جو علم و عمل کی دنیا میں جہد مسلسل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کا سب سے بڑا اعزاز یہ تھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسلام کو سیکھنے کے بعد اسے عملی زندگی میں نافذ کر دیا۔ وہ اپنے قول و عمل میں یکسانیت کے زبردست قائل تھے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ظلم و جبر پر قائم معاشرے کو عدل و انصاف کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔ اس کے برعکس آج کے مسلمان کا سب سے بڑا مسئلہ قول و فعل کا تضاد ہے جس نے مسلمانوں کو ذلت سے دوچار کر دیا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل ہی سے ہی انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔²¹ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان، اسلام کی تعلیمات کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں مساجد و مدارس کا کردار انتہائی اہم ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیمات کی طرف انتہائی شفقت کے ساتھ مائل کریں اور اپنے گھروں کا ماحول بھی دینی رکھیں تب ہی تبدیلی کی امید کی جاسکتی ہے۔

10۔ دینی و سیاسی رہنماؤں کا اخلاقی تربیت نہ کرنا: موجودہ دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ علماء اور عوام کے درمیان بیگانگی ایک دوسرے سے دوری اور وحشت و تنفر پیدا ہو گیا ہے، جو دراصل اس امت کی سب سے بڑی بد قسمتی اور اسلام کے مستقبل کے لیے بڑا خطرہ اور الحاد و بے دینی کا پیش خیمہ ثابت ہوا ہے، موجودہ دور کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ عوام اور علماء کے طبقے کے درمیان غلط فہمی کی بنیاد پر جو بعد اور بے گانگی، ایک دوسرے سے وحشت و تنفر پیدا ہو گیا ہے، وہ دور ہو، پھر ان میں دوبارہ ربط و تعلق پیدا ہو اور وہ اسلام کے لیے تعاون و اشتراک عمل سے کام کریں، ایک دوسرے کی تعظیم اور قدر کو جانیں اور ایک دوسرے کے محاسن سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ بے دینی، جہالت، مذہب بیزاری، آخرت فراموشی کی اس عمومی فضا، علماء اور دُعا کی ذمہ داریوں اور ان کے لیے طریقہ کار اور میدان عمل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اہل نظر جانتے ہیں کہ اس وقت لادینی تحریکات کی سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ وہ عوام سے براہ راست ربط پیدا کرتی ہیں، عوام کی اپنے اصول پر تربیت کرتی ہیں، ان کے داعی عملی لوگ ہیں، سرگرم و متحرک ہیں، ایثار و قربانی کی روح رکھتے ہیں، اپنے مقاصد کی خاطر ہر قسم کی مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ان کے پاس عوام کو مشغول رکھنے کے لیے کام ہے، یہ تمام پہلو اس وقت

کی مضطرب و بے چین طبیعتوں کے لیے مقناطیس کی سی کشش رکھتے ہیں، ان لادینی تحریکات کا مقابلہ کرنے کے لیے نہ محض نظری فلسفے موزوں ہیں، نہ کاغذی خاکے، نہ محض دلائل و براہین اور نہ محض دعوتیں جو خواص کے دائرہ میں محدود ہیں اور عوام کو خطاب کر کے اور ان کو کام پر لگانے کے لیے ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے، یہ لادینی (یا کم سے کم مادی) تحریکیں تمام دنیا میں آگ کی طرح پھیل رہی ہیں اور ان کی سرنگیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، ان تحریکات کا مقابلہ صرف وہ دینی تحریک کر سکتی ہے جو عوام سے ربط و تعلق پیدا کرنا ضروری سمجھتی ہو، اس کے کارکن کسی طبقہ کو نظر انداز نہ کریں، وہ غریب کا کوئی چھوٹا، کسان کا کوئی کھلیان نہ چھوڑیں، کارگاہوں میں جائیں، بیٹھکوں اور چوپایوں میں بھی اپنا خطاب کریں، ان میں سرگرمی، جفاکشی اور سخت جانی محنت کشی، لادینی دعوت و تحریک کے پرجوش کارکنوں سے کم نہ ہو اور خیر خواہی و دلجوئی اور سوزی و درد مندی ان میں ان سے کہیں زائد ہو؛ اس لیے کہ وہ صرف ان کی معاشی حالت بلند کرنا چاہتے ہیں اور ان کو صرف ان کی ظاہری پست حالی کا درد ہے؛ لیکن اس دینی دعوت کے کارکنوں کا کام اس سے کہیں زیادہ بلند ہے، ان کی خدا فراموشی، بہیمانہ زندگی کا درد ہے جس میں اللہ کی یہ مخلوق پڑی ہوئی ہے، اور یہ ان کی دینی، اخلاقی، روحانی اور ذہنی سطح بلند کرنا چاہتے ہیں، مقاصد کے اسی فرق و تفاوت کے ساتھ جدوجہد، دلسوزی، سرگرمی میں زیادتی درکار ہے۔

خلاصہ بحث

کسی بھی معاشرے کی کامیابی میں اہم کردار نوجوان نسل ادا کرتی ہے، اور یہی معاشرے کے وقار کو بلند پایہ مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ معاشروں کا زیر ہونا نسل نو کی غلط تربیت اور بے راہ روی کے شکار ہونے سے ہے۔ عصر حاضر میں پاکستانی تہذیب و ثقافت مغربی چھاپ کی بدولت بے راہ روی کا شکار ہو کر الحاد کی بھینٹ چڑھ رہی ہے جس کا سدباب اہل علم اور ارباب اختیارات پر فرض عین ہے جو سب سے بڑا جہاد ہے، یہ بات لازم اور ضروری ہے کہ ہم عصر حاضر میں نوجوان نسل میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب و اثرات پر غور و فکر کر کے تباہی کے دھانے سے واپس لائیں۔ ورنہ وہ وقت دور نہیں کہ ہماری آنے والی نسلیں اہل مغرب کی تقلید میں اندھی ہو کر بے دین ہو جائیں، کیونکہ موجودہ دور میں الحاد نہ صرف نہایت تیزی سے معاشرے میں پھیل رہا ہے بلکہ دیمک کی طرح امت مسلمہ کی بنیاد کو چاٹ بھی رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تعلیم اور ڈگریاں عام ہونے کے باوجود نوجوان نسل انتہائی تیزی سے ملحد اور بے دین ہو رہی ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر مقالہ ہذا میں نوجوان نسل میں الحاد کے اسباب و اثرات پر غور و فکر کر کے ان کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عصری معاشرت کے مسلمان اپنے دامن کو الحادی لہروں سے محفوظ و مامون کر

سکیں۔ الحاد کے معاشرے میں تیزی کے ساتھ پھیلتے ہوئے اسباب میں سے: کم عمر بچوں کے ذہنوں میں اسلام کی غلط تصویر کشی، مغربی مصنفین کے لٹریچر کے طلباء پر اثرات، علوم دینیہ سے عدم دلچسپی، پاکستانی نظام تعلیم پر مغربی افکار و نظریات کے اثرات، سوشل میڈیا کی کارستانیوں، تعلیم و تربیت کا فقدان، غیر مسلم ممالک میں حصول تعلیم اور والدین کی تعلیمات اسلامیہ پر عمل سے بے رخی وغیرہ اہم اسباب ہیں، آج مذہبی اسکالرز، اساتذہ کے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ نوجوان نسل کو الحاد کے ان اسباب اور پھر ان کے اثرات کے نقصانات سے آگاہ کرے۔ اسی طرح ارباب حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ مسلم سماج کو درپیش ان الحادی چیلنجز کے روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International \(CC BY-NC-SA 4.0\)](https://creativecommons.org/licenses/by-nc-sa/4.0/)